کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام دریں مسئلہ کہ ایک مدرسہ میں ایک قاری صاحب عرصہ 23 سال سے مدرس ہیں۔ جبکہ درمیان سال یعنی 2 ربیع الاول 1438ھ بروز جمعۃ المبارک قاری صاحب کے بڑے بیٹے اور صدر مدرس صاحب کے بیٹے جو کہ مدرسہ ہذا میں ایک ہی کلاس میں زیر تعلیم تھے، ان کی آپس میں لڑائی ہوگئی۔ (لڑائی کی صورت حال یہ ہے)

کہ صدر مدرس صاحب کے بیٹے نے قاری صاحب کے چھوٹے بیٹے کو غیر اخلاقی فعل کے لیے کچھ پیسے وغیرہ دیے اور کہا کہ تم میرے ساتھ مسجد کی بالائی منزل پر چلو۔ قاری صاحب کے چھوٹے بیٹے نے اپنے بڑے بھائی کو بتایا تو بڑے بھائی نے کہا کہ تم اس کے ساتھ چلے جاؤ میں پیچھے آ رہا ہوں۔ صدر مدرس صاحب کا بیٹا قاری صاحب کے چھوٹے بیٹے کو لے کر مسجد کی بالائی منزل پر چلا گیا۔ اس دوران قاری صاحب کا بڑا بیٹا بھی پیچھے سے آ گیا۔ اور اس نے صدر مدرس صاحب کے بیٹے کی خوب پٹائی کی۔ اس صورت حال کا قاری صاحب کو ایک دن تک بالکل علم نہ تھا۔

کہ اس دوران 3 ربیع الاول 1438ھ بروز ہفتہ 1 بجے دن قاری صاحب کو صدر مدرس صاحب نے اپنے گھر بلوایا۔ صورت حال بتائی اور خوب غصہ کا اظہار کیا۔

قاری صاحب نے جواباً کہا کہ حضرت مجھے اس واقعہ کا کچھ بھی علم نہیں اور وہ آپ کا شاگرد ہے آپ اُسے بلائیں اس کو سزا دیں اور اس کے بارے میں جو فیصلہ فرمائیں مجھے تہہ دل سے قبول ہے۔ مگر انتظامیہ نے قاری صاحب کو 3 دن میں مدرسہ چھوڑنے اور مکان خالی کرنے کا حکم دے دیا۔ اور ماہ صفر المظفر 1438ھ تک کی تنخواہ ادا کر دی۔ جبکہ قاری صاحب نے رمضان المبارک تک کی تنخواہ کا مطالبہ کیا۔ لیکن مدرسہ والوں نے انکار کر دیا۔ اس وقت قاری صاحب مدرسہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

اب قابل توجہ امر یہ ہے کہ کیا قاری صاحب کا شرعاً و اصولاً رمضان المبارک تک کی تنخواہ کا مطالبہ درست ہے یا نہیں۔

نوٹ:۔ اس وقت بھی مدرسہ والے برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں قاری صاحب کی ذات سے کوئی شکایت نہیں۔

السائل

محمد عبداللہ

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًو مصلیاً

مذکورہ مدرسہ میں اساتذہ کے تقرّر کرنے اور علیحدہ کرنے کا اگر کوئی ضابطہ مقرر ہے، اور اساتذہ سے بوقتِ تقرری اس ضابطہ پر عمل کرنے کی بات بھی طے کر لیجاتی ہے تو اسی ضابطہ پر عمل کیا جائیگا، اگر اس طرح کا کوئی ضابطہ مدرسہ میں نہیں ہے تو دینی مدارس کا عرف معتبر ہو گا، اور عام طور پر دینی مدارس میں مستقل مدرس کو سال بھر کیلئے تقرّر کیا جاتا ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق اگر سال بھر کے لئے قاری صاحب کا تقرّر ہوا تھا، اور مہتمم صاحب نے بغیر کسی شرعی جرم کے خلافِ ضابطہ اور خلافِ شرع قاری صاحب کو مدرسہ سے علیحدہ کر دیا تھا (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو اس صورت میں مہتمم صاحب خود اپنی طرف سے قاری صاحب کو سال کے بقیہ مہینوں (رمضان تک) کی تنخواہ ادا کرے گا، کیونکہ اس کے خلافِ ضابطہ غلط فیصلے کا ذمہ دار مدرسہ نہیں بلکہ خود مہتمم صاحب ہے (مأخذہ التبویب: ۴۶/ ۷۰)

الفتاوى الهندية (٤/ ٤١٦)

ولو قال: آجرتك هذه الدار سنة كل شهر بدرهم جاز بالإجماع؛ لأن المدة معلومة والأجرة معلومة فتجوز فلا يملك أحدهما الفسخ قبل تمام السنة من غير عذر، كذا في البدائع.

بدائع الصنائع (٤/ ٢٠١)

وأما صفة الإجارة فالإجارة عقد لازم إذا وقعت صحيحة عرية عن خيار الشرط والعيب والرؤية عند عامة العلماء فلا تفسخ من غير عذر وقال شريح إنها غير لازمة وتفسخ بلا عذر لأنها إباحة المنفعة فأشبهت الإعارة، ولنا أنها تمليك المنفعة بعوض فأشبهت البيع وقال سبحانه وتعالى { أوفوا بالعقود } والفسخ ليس من الإيفاء بالعقد

حاشية ابن عابدين (٤ / ٣٨٢)

مطلب لا يصح عزل صاحب وظيفة بلا جنحة أو عدم أهلية، تنبيه :قال في البحر واستفيد من عدم صحة عزل الناظر بلا جنحة عدمها لصاحب وظيفة في وقف بغير جنحة وعدم أهلية واستدل على ذلك بمسألة غيبة المتعلم من أنه لا تؤخذ حجرته ووظيفته على حالها إذا كانت غيبته ثلاثة أشهر فهذا مع الغيبة فكيف مع الحضرة والمباشرة

Scanned by CamScanner

اللباب في شرح الكتاب (١ / ١٨١) للعلامة عبد الغني الغنيمي الميداني ؒ

(ومن استأجر عبدا للخدمة) وهو مقيم، ولم يكن معروفا بالسفر (فليس له أن يسافر به، إلا أن يشترط ذلك) في عقد الإجارة، لأن خدمة السفر أشق فلا تلزم إلا بالتزامه، قيدنا بكونه مقيما لأنه إذا كان مسافرا له السفر به، كما في الجوهرة، وبكونه غير معروف بالسفر لأنه إذا كان معروفا بالسفر له السفر به، لأن المعروف كالمشروط..................والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

یکم/اپریل/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲-۷-۳۸ھ

مفتی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۳/۷/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۳-۷-۱۴۳۸ھ

مفتی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۷/۱۸۲۵

الجواب صحیح
[illegible]
۳/۷/۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۴/۷/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
عبد المنعم
۵/۷/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسی
۵-۷-۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner